جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ۔ 260756, 269598

ماہ میں اسیر کیا۔ ہمارے خیام کو نذر آتش کیا۔ ہمارے اموال کو تاخت و تاراج کیا اور ہمارے حق میں ہمارے جد پاک سرکار رسالت کی حرمت کا بھی پاس نہ کیا۔ تحقیق روز شہادت امام حسینؑ نے ہمارے دلوں کو مجروح کر دیا۔ آنسو ہماری آنکھوں سے رواں ہوئے۔ ہمارے عزیز ذلیل ہو کر رہ گئے آہ! زمین کربلا ہمارے لئے قیامت تک کرب و بلا کی وراثت بن گئی ہے حسینؑ ایسے مظلوم شہید راہ حق ہیں رونے والوں کی آنکھیں اشکبد ہونا ہی چاہئیں اس میں شک نہیں کہ مظلوم حسینؑ پر گریہ و زاری کرنا گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اس کے بعد امام نے فرمایا جب محرم کا چاند نظر آتا تھا۔ میرے والد کا یہ حال ہو جاتا تھا۔ کہ تبسم مسکراہٹ سے ان کا چہرہ نا آشنا ہو جاتا تھا۔ حزن و اندوہ یاس و غم آپ پر طاری ہو جاتا تھا محرم کی دسویں تاریخ جب یہ قیامت خیز صبح نمودار ہوتی۔ تو یہ روز مصیبت آپ کے رونے اور گریہ و زاری کا دن ہوتا تھا۔ جذبات رنج و ملال شدت اختیار کرتے۔ اور دن بھر آنکھوں سے سیل اشک رواں فرمایا کرتے آہ آج وہ دن ہے۔ جس دن مظلوم کربلا سید الشہداء امام حسینؑ شہید ہوئے

ثواب بکائے حسینؑ: علامہ مجلسیؒ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں۔ میرے جد حضرت رسول پاک نے فرمایا۔

كل عين باكيةٌ يوم القيمة الا عينٌ بكت على الحسين ع فانها ضاحكةٌ مستبشرةٌ بنعيم الجنة

(بحار الانوار)

قیامت کے روز تمام آنکھیں ہول قیامت سے روتی ہوں گی۔ سوائے اس آنکھ کے جو مصیبت امام حسین علیہ السلام پر روتی ہو گی کہ اس کا مالک با دیدہ خنداں داخل جنت ہو گا۔ اور اس کو جنت کی نعمتوں کی بشارت دی جائے گی۔

صادق آل محمدؐ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ قیامت کے روز فرشتہ باشعداد ایک شخص کو پکڑتے ہوئے دوزخ کی طرف لے جا رہے ہوں گے۔ اور دنیا میں اس سے کوئی بھی نیک عمل نہ ہوا ہو گا۔ پس یہ آواز فوراً آئے گی۔

يُنادِي مُنادٍ فيقول يا ملائكتي هاتِ له امانةً عندي يعطى له درّةً بيضاء يضيء من نورها

ایک منادی ندا کرے گا پروردگار عالم کی طرف سے اے میرے ملائکہ ٹھہر جاؤ۔ اس مرد گناہگار کی ایک ایک امانت ہمارے پاس ہے۔ ملائکہ ٹھہر جائیں گے۔ پس اس شخص کو ایک قوی تابندہ و درخشاں

المُخْتَشْو۔ عنایت ہوگا جس کے نور سے تمام عرصہ
محشر نورانی روشن ہو جائے گا۔
(محرق القلوب)

وہ شخص اس موتی کو دیکھ کر حیرت و تعجب سے بارگاہ احدیث میں عرض کرے گا۔ بار الہا مجھے تو اس امانت کا کوئی علم نہیں۔ ارشاد ہوگا۔ اے شخص یہ دُر بے بہا حقیقت میں ایک اشک ہے جو ایک مرتبہ مصیبت امام حسین مظلوم میں تیری آنکھ سے نکلا۔ اور تیرے رخسار پر جاری ہوا۔ اب تو اس موتی کو سب انبیاء اور اوصیا کے پاس لے جا۔ اور ہر ایک سے اس کی قیمت دریافت کر۔ پس وہ شخص تمام انبیاء اور اوصیاء حتیٰ کہ جناب خاتم النبینؐ اور جناب خاتم الاوصیا حضرت علیؑ کی خدمت میں بھی حاضر ہوگا۔ اور اس کی قیمت دریافت کرے گا۔ مگر کوئی اس کی قیمت نہ بتا سکے گا۔ یہاں تک کہ وہ مرد مومن وہ موتی لئے ہوئے خدمت با سعادت امام حسینؑ میں حاضر ہوگا۔ جناب سید الشہداء اسے دیکھتے ہی کھڑے ہو جائیں گے۔ اور اس شخص کو گلے سے لگا لیں گے۔ اور قائمہ عرش الٰہی تھام کر خدمت باری میں عرض کریں گے۔ بار الہا یہ موتی ایک دانہ اشک ہے جو اس مومن کی آنکھ سے مجھ مظلوم کی مصیبت میں جاری ہوا تھا۔ اور اس کی یہ قیمت ہے کہ اس شخص کو جنت عطا کر اور اپنے فضل و کرم سے میرے ساتھ بہشت میں جگہ دے۔ ارشاد ہوگا۔ اے حسینؑ ہم نے اس کے تمام گناہ معاف کئے بلکہ اس کے ماں باپ کو بخش دیا۔ اور تمہارے ساتھ تمہارے ہی درجے میں جگہ دی۔ ثبوت عزاداری آئمہ اہلبیت سے اور منزلت آہ و بکا کے متعلق ایک اور روایت کا یہاں پر امالی شیخ صدوقؒ پیش کرتے ہیں۔ مسمع بن عبد الملک نے جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ ایک دن حضرت امام صادق نے مجھ سے پوچھا۔ اے مسمع تو اہل عراق سے ہے۔ حضرت امام حسینؑ کے مزار اقدس کی زیارت کو جاتا ہے۔ میں نے عرض کی۔ لا انا رجل من اھل البصرۃ۔ نہیں جناب میں تو بصرہ کا رہنے والا ہوں۔ اور میرے پاس جو لوگ رہتے ہیں۔ وہ حکومت وقت کے خیر خواہ اور خلیفہ وقت کے طرفدار ہیں۔ ان کے خوف سے میں شرف زیارت سے محروم رہتا ہوں امام نے فرمایا۔ اتذکر ما صنع بہ قلت بلیٰ۔ آیا تو ان جگر سوز مصائب و آلام کو بھی یاد کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ قال فتجزع پوچھا کیا روتا بھی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ ای واللہ قسم خدا کی روتا ہوں۔ و استعبر لذلک حتیٰ یری اھلی اثر ذالک علی۔ اس قدر مصائب